خوشبو اور رنگ جمع کرتی تتلی ماں کا ایک خوش رنگ سندیسہ!

ایک مدت سے کھلتی کلیوں اور مہکے پھولوں کے اردگرد گھوم کر خوشبو اور رنگ جمع کرتی رہی لیکن اس کو پھیلا نہیں سکی۔ کہتے ہیں نا کہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ بالکل یہ درست ہے۔ اس خوشبو اور رنگ کے بکھرنے کا شائد یہی وقت ہے۔ اور آج آپ اس کی خوشبو اور رنگوں سے محظوظ ہونے جا رہے ہیں۔

بچوں کی نظموں کی یہ کتاب جس کا آغاز میرے بچپن سے ہو چکا تھا۔ اور 1987 میں جب میرا شعری مجموعہ جرأت اظہار شائع ہوا تو محترم شہرت بخاری نے اس کے دیباچے میں لکھا کہ میں شہناز مزمل کو بچوں کی شاعرہ کہہ سکتا ہوں۔ لیکن اس میں کچھ نمائندہ غزلیں اور نظمیں شامل جس کی وجہ سے انہیں بچوں کی شاعرہ تک محدود نہیں کر سکتے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پانی بہت سے پلوں کے نیچے سے گذر گیا۔ یہ قلم بہت کچھ ضبطِ تحریر میں لاتا رہا۔ ادبی منظر نامے پر میرا نام مختلف اصناف کے حوالے سے رقم ہوتا رہا اور یہ سفر الحمدللہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن میرے بچوں اور ان کے دوستوں کی فرمائش پر مجھے رُک کر کچھ وقت بچوں کے لئے لکھی گئی نظموں کو جمع کر کے مجموعے کی شکل دینے میں صرف کرنا پڑا۔ اس مرحلے سے گذرتے ہوئے بڑے عجیب تجربات سے گذرنا پڑا۔ بچوں کی ذہنی سطح پر آ کر بھی کچھ لکھنا پڑا۔ یہ بہت ہی خوشگوار تجربہ تھا۔ پہلے جب اس کو اکٹھا کیا کچھ نیا لکھا تو اس کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔

اور اب یہ سب کچھ اپنے پیارے معصوم بچوں کے لیے کھلتی کلیاں مہکے پھول لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ ان پھول بنتی مہکتی کلیوں کی مہک آپ کی حسیات کو کس طرح متاثر کر رہی ہے اس کا اندازہ آپ کو کتاب پڑھ کر ہوگا۔ اور مجھے آپ کی آرا جہاں کرے بچوں کے لیے بے پناہ محبت اور دعاؤں کے ساتھ یہ مجموعہ ان کی نذر کر رہی ہوں۔ مجھے ضرور بتایئے گا کہ میں نے کھلتی کلیوں اور مہکے پھولوں سے کیسے رنگ اور کیسی خوشبو کشید کی ہے۔

شہناز مزمل
چیئر پرسن ادب سرائے
125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور۔
0300-4275692

بچوں کیلئے خوبصورت نظمیں

راستہ اپنا زمیں سے ہو سکا کب استوار
اک خلائے بیکراں میں ہم سفر کرتے رہے

اس خوبصورت شعر کی خالق نامور شاعرہ ڈاکٹر شہناز مزمل ہیں جنہوں نے شاعری، ادب اور صحافت کے شعبوں میں گراں قدر خدامت انجام دے کر قومی شہرت حاصل کی ہے۔ آپکو علمی ذوق ورثہ میں ملا ہے۔ ان کے والد مزمل حسین قادری ایک ممتاز شاعر اور ادیب تھے۔ شہناز مزمل گزشتہ نصف صدی سے پاکستان کے علمی و ادبی افق پر پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ اب تک آپ کے بے شمار شعری مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ جن میں پیام نو، جرأت اظہار، جادۂ عرفان، عشق تماشا، موم کے سائبان، جذب و حروف، عکس دیوار پہ تصویر، میرے خواب ادھورے ہیں، قرض وفا، نور کل، عشق دا دیوا اور عشق سمندر نمایاں ہیں۔ علاوہ ازیں ایک سفرنامہ دوستی کا سفر اور کئی تحقیقی کتب بھی شائع ہو کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ مزید برآں آپ ایک ادبی تنظیم سرائے ادب کی چیئر پرسن ہیں اور ایک جریدے "ادب سرائے" کی ادارت بھی کرتی ہیں۔

شہناز مزمل عملی زندگی میں کتب خانوں کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔ اس حوالے سے انہیں کلاسیکی اور عصری ادب کا مطالعہ کرنے کے وسیع مواقع ملے ہیں۔ اس کثیر المقاصد مطالعہ کے نتیجے میں آپ کے کلام میں موضوعات کا تنوع اور فنی پختگی کے پہلو نمایاں ہیں جبکہ عصر حاضر

کی شاعرات میں آپ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔غزل کی مقبول صنف میں طبع آزمائی کرنے کے علاوہ آپ نے مختلف موضوعات پر خوبصورت اثر انگیز نظمیں بھی تخلیق کی ہیں۔شہناز مزمل نے سنجیدہ ادب تخلیق کرنے کے بعد اب بچوں کے ادب پر بھی قلم اٹھایا ہے۔زیرِ نظر کتاب ''کھلتی کلیاں مہکتے پھول'' بچوں کے لیے لکھی گئی خوبصورت نظموں پر مشتمل ہے۔ان نظموں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان میں انتہائی سادہ عام فہم زبان میں شاعری کی گئی ہے۔یہ امر خوش آئند ہے کہ طویل عرصہ کے بعد کسی تخلیق کار نے اسماعیل میرٹھی،نظیر اکبر آبادی اور صوفی غلام تبسم کی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔عہد حاضر میں افق دہلوی،ممتاز راشد،سعید پسروری اور اعجاز فیروز اعجاز نے بھی بچوں کے لیے خوبصورت نظمیں لکھیں ہیں۔شہناز مزمل نے اس مجموعہ میں بچوں کی دلچسپی کے بے شمار موضوعات پر طبع آزمائی کی ہے۔ان موضوعات میں گڑیا،چڑیا گھر،بلی،میاں مٹھو،قائد اعظم،خوش آئند لمحوں کی تلاش،دعا،مشورہ اور تندی باد مخالف شامل ہیں۔آپ نے بڑی سلاست اور سہل ممتنع سے بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے ان موضوعات کو نبھایا ہے۔

مثلاً ان کی نظم ''گڑیا'' کے یہ اشعار دیکھیں

بھیا اک گڑیا لے آئے
آنکھیں کھولے ناچتی جائے
آنکھیں بند کرے مسکائے
پپا کا یہ دل بہلائے

اسی طرح قائد اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتی ہیں

ملت بیضا کی عظمت کا نشاں بن کر رہا
وہ رہا جب تک زمیں پر آسماں بن کر رہا

نظم ''دعا'' کے ابتدائی اشعار ملاحظہ ہوں

نگاہ کرم اے خدا مانگتے ہیں
ہم انسانیت کا بھلا مانگتے ہیں

آپ بچوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہتی ہیں

مرد آہن کی طرح کر زندگی اپنی بسر
تجھ سے ہر ٹکرانے والا پاش پاش آئے نظر

یقیناً شہناز مزمل کا یہ شعری مجموعہ بچوں کی معلومات میں اضافے اور ان کی کردار سازی میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔امید ہے کہ آپ نے بچوں کے لیے جو ننھا چراغ روشن کیا ہے وہ دیگر شاعروں اور ادیبوں کے لیے مشعل راہ بنے گا۔

احسان اللہ ثاقب

صدر پاکستان رائٹرز فورم لاہور

فہرست

1	حمد	11
2	نعتؐ	12
3	ہادی ہے محمدؐ	13
4	پہچان	15
5	قرآن	17
6	نمازوں کے نام	19
7	نمازیں	21
8	رمضان المبارک	22
9	عیدالفطر	24
10	گنتی	26
11	حروف تہجی	27
12	گھڑی	29
13	موسم	30
14	ماں	33
15	ماں کا رتبہ	34
16	بچے	36
17	آج کا بچہ	38
18	بچے جاتے ہیں سکول	40
19	احمد اور ایمان	42
20	بڈکا بونی موٹر کار	44
21	ونڈر ورلڈ	46
22	نئی ایجادات	48
23	سچ	50
24	لالچ	52
25	دوستی	53
26	آنکھ مچولی	55
27	ریل گاڑی	57
28	جوکر	60
29	سالگرہ سے ایک دن پہلے	63
30	گڑیا	65
31	چڑیا گھر	67
32	بلی	69
33	کتا	70
34	میاں مٹھو	72

35	مرنا	74
36	پاکستان	76
37	قائد اعظم	79
38	حفیظ جالندھری کی نذر	81
39	سانحہ اکتوبر	82
40	فرض	84
41	خوش آئند لمحوں کی تلاش	86
42	راہ اسلام	88
43	بچوں کا عالمی دن	89
44	وطن کی بیٹی	92
45	صاحب شمشیر	94
46	انسانیت	95
47	تائید	96
48	مشورہ	97
49	جادۂ عرفاں	98
50	راہ جنوں	99
51	تندیٔ باد مخالف	101
52	کشمیر	103
53	دعا	106

891.4391 شہناز مزمل

ش ہ ن کھلتی کلیاں مہکے پھول / شہناز مزمل ۔ لاہور

ادب سرائے پبلی کیشنز، 2011ء

ص 112

(بچوں کی نظمیں)

انتساب!

احمد اور ایمان کے نام

کھلتی کلیاں
مہکے پھول

شہناز مزمل

ادب سرائے پبلی کیشنز
125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور
0300-4275692

حمد

کروں کیسے تعریف اُسکی بیاں
بنایا ہے جس نے یہ سارا جہاں
اُسی نے بنایا ہے یہ آسماں
اُسی نے سجایا ہے یہ گلستاں
یہ جگنو پرندے کلی تتلیاں
سب عظمت میں اسکی ہیں رطب للّساں
دیا اُس نے جینے کا رستہ دکھا
دیا اُس نے اُمّی کو رہبر بنا
نبیؐ جی نے ایسی ہے تعلیم دی
کمی کب رہی ہے کسی چیز کی
کریں شکر ہم اسکا کیسے ادا
محمدؐ کی امت میں پیدا کیا

نعتؐ

ہمیں اپنی جاں سے ہیں پیارے محمدؐ
ہیں آنکھوں کے تارے ہمارے محمدؐ
یہ کتنا بڑا اپنا اعزاز بھی ہے
ہیں امت میں اُنؐ کی ہمیں ناز بھی ہے
خدا نے ہی بھیجے تھے سارے پیمبر
مگر سب سے پیارے ہمارے پیمبرؐ
نبی جی تھے تفسیر قرآن کی بھی
حقیقت بتائی تھی انسان کی بھی
ابھی تک جہاں میں ہے ان کا ہی چرچا
ہے لب پہ مرے وِرد اُن کا ہمیشہ
درود و سلام و دعا بس یہی ہے
محمدؐ سے میری وفا بس یہی ہے

ہادی ہے محمدؐ

ہادی ہے محمدؐ ترا رہبر ترا قرآن
تو بھول گیا کس لئے اللہ کا فرمان
اسلام کی کوئی بھی جھلک تجھ میں نہیں ہے
غیرت نہ محبت نہ حمیت نہ وہ ایمان
آنکھیں تجھے دکھلائے نہ کیوں کفر جہاں میں
دل میں تیرے ایمان کے جذبے کا ہے فقدان
سنگینیء حالات کا اب ہے یہ تقاضا
سر رکھ کے ہتھیلی پہ نکل آ سرِ میدان
وحدت کی قسم تجھ کو محبت کی قسم ہے
دنیا کو دکھا نعرۂ تکبیر کی پھر شان
پابندِ سلاسل تو ہے محدود نہیں ہے
تو وہ ہے اتارا گیا جس کے لئے قرآن

چھا جائے نہ دنیا پہ کہیں کفر کی ظلمت
کر چاک جگر اپنا دکھا قوتِ ایمان
اقبال کے القاب پہ لِلّٰہ نظر کر
اقبال تجھے کہتا ہے اللہ کی برہان
شہناز شب و روز یہ کرتی ہے دعائیں
مِل جائے ہمیں دین کا ایمان کا عرفان

پہچان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان
یہ دین ہے فطرت کا یہ فطرت کا ہے ایمان

اسلام کے مکتب سے اخوت کا سبق لے
لے درس محبت کا حمیت کا سبق لے
ہو جائے اگر جان سے اسلام پہ قربان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام کا پیغام ہے پیغامِ محمدؐ
اسلام حقیقت میں ہے انعامِ محمدؐ
اسلام ہی کرتا ہے عطا دولتِ عرفان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام سے ملتا ہے فقط درسِ مساوات
اسلام سے ہیں روشن وتابندہ روایات
تاریخ پہ کر غور ذرا بے خبر انسان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

کمزوروں کا احساس غریبوں کی محبت
اسلام کی نظروں میں یہ ہے ایک عبادت
اس جذبے کا ہے دل میں ترے کس لیے فقدان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

محتاج وغنی شاہ وگدا ایک ہی صف میں
کرتے ہیں نماز اپنی ادا ایک ہی صف میں
ہے اپنی نظیر آپ مساوات کی یہ شان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اللہ کے ارشاد کا ہوتا ہے جہاں پاس
دل جس کا محمدؐ کی محبت کا ہو عکاس
لاریب ہے اس شخص کا اللہ نگہبان
اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

قرآن

قرآن کے تیس سپارے ہیں
پڑھتے مسلماں سارے ہیں
الفاتحہ پہلی سورت
ہر انساں کی ہے ضرورت
آخری سورت ہے والناس
اسکو ہمیشہ رکھو پاس
چھوٹی سورت کوثر ہے
یہ سب کو ہی ازبر ہے
سورت بڑی ہے البقرہ
بھٹکا نہیں جس نے پکڑا

یٰسین ہے روحِ قرآن
صلِ علی کا ہے فرمان
الرحمٰن سے پاؤ شفاء
یہ ہے رستہ سیدھا سا
قرآں ایک ہدایت ہے
یہ مولا کی عنایت ہے

نمازوں کے نام

جو بھی اچھا بچہ ہے
حکمِ خدا پر چلتا ہے
نور کے تڑکے اٹھتا ہے
فجر ادا وہ کرتا ہے
پھر اسکول وہ جاتا ہے
ظہر کو واپس آتا ہے
کھاتا ہے سو جاتا ہے

☆

ماما کہتی ہیں بیٹا
عصر ہوئی ہے مسجد جا
پڑھنے کی اب باری ہے

مغرب کی تیاری ہے
وِرد خدا کا جاری ہے
سب کو عشاء تو پیاری ہے
جو بھی عبادت کرتا ہے
رب سے ہمیشہ ڈرتا ہے

نمازیں

فجر نماز تو نور ہے ساری
ظہر ہی بس دولت ہے ہماری
عصر میں صحت اور شفاء ہے
مغرب رحمت کی تیاری
پڑھ کر عشاء جو سو جاتا ہے
فضل و کرم ہے اُس پہ جاری

رمضان المبارک

رمضان رحمتوں سے
بھرپور اک مہینہ
دن میں نہیں ہے کھانا
پانی نہیں ہے پینا
مولا سے ڈرتے رہنا
ہر عیب چھوڑ دینا
پڑھنا نمازیں ساری
تم سیکھ لو گے جینا
سحری بھی اس میں آئی
افطار بھی ہے کھائی

عیدالفطر

ہم سب اچھے بچے ہیں
روزے سارے رکھے ہیں
عید کا چاند نکل آیا
سب کے لیے خوشیاں لایا
کپڑے نئے سلوائے ہیں
جوتے بھی ہم لائے ہیں

☆

ابو ماموں اور بھیا
مسجد میں پھر جائیں گے
گھر میں واپس آ کر سب
شیر سویاں کھائیں گے

تم نے تو اس مہینے
کرلی بہت کمائی
جس نے بھی رکھے روزے
ہے عید اسکی، بھائی

☆

بہنا مہندی لگائے گی
سب کے دل کو بھائے گی
پائل کنگن پہن کے وہ
چھم چھم کرتی جائے گی

ماما آج نہ ڈانٹیں گی
عیدی سب کو بانٹیں گی

گنتی

ایک دو تین
آؤ بجائیں بین
ایک کے آگے دو ہے
یہ ہندسوں کا شو ہے
چار کے آگے پانچ
سانچ نہ پائے آنچ
پانچ کے آگے چھ ہے
وقت کا ساتھی یہ ہے
سات کے آگے آٹھ
خوب ہیں اس کے ٹھاٹھ
آٹھ کے آگے نو ہے
یہ گنتی کی رَو ہے
نو کے آگے دس ہے
گنتی یہاں پر بس ہے

حروفِ تہجی

ابو الف کی شان
ب سے باجی جان
پ ت ٹ ث دیکھو بچو
جیسے ایک کمان
ج چ ح خ ایک طرح کے
ایک ان کی پہچان
د ڈ ذ بھلے لگتے ہیں
لفظوں کا ہیں مان
ر ڑ ز ژ سیکھ گئے ہو
آگے بڑھ نادان
س ش ص ض ایک ہی جیسا
دیتے ہم کو دھیان

ط ظ ع غ ف ق ک گ
حرفوں کا ہیں گمان
ل م ن و ء آئے
بڑھ گئی اپنی شان
ی ے دوڑے آئے
حرف ہیں پورے جان

گھڑی

ہندسے ہوتے گھڑی کے بارہ
وقت کا ہیں یہ ایک شمارہ
میکائل میثم اور گوئیاں
دیکھو اس میں ہیں دو سوئیاں
گھنٹے سوئی بڑی دکھاتی ہے
تو چھوٹی منٹ بتاتی ہے
اک سوئی تو چلتی جائے
سیکنڈوں کا کام بتائے
سوئی بڑی ہندسے پر آئے
پانچ منٹ آگے بڑھ جائے
ہندسہ گھڑی نے سب کولبھایا
دنیا نے اس کو اپنایا
پہلی گھڑی کی شان ہے اپنی
پُرکھوں کی پہچان ہے اپنی

موسم

سال میں آتے مو سم چار
پت جھڑ گرمی سردی بہار
گرمی کا ہے اپنا رنگ
کر دیتی ہے سب کو تنگ
گرمی جوبن پہ جب آئے
آ کر یہ فصلوں کو پکائے
گرمی آئے آم بھی لائے
یہ ہم سب کے دل کو بھائے
خربوزے تربوز بھی آئیں
سب مل بیٹھیں کاٹیں کھائیں

☆

سردی کا اک اپنا مزہ ہے
کوٹ سویٹر پہن لیا ہے
کینو مالٹوں کی کثرت ہے
گھر میں چلتا یہ شربت ہے
ابو دفتر سے گھر آئیں
مونگ پھلی چلغوزے لائیں
بیٹھ کے سب ٹی وی کے آگے
گٹ گٹ گٹ گٹ کھاتے جائیں

☆

سردی کا اب زور ہے ٹوٹا
خالی پتوں سے ہر بوٹا
طوفاں صر صر کرتے آئیں
پتوں سے آنگن بھر جائیں
پت جھڑ آیا یہ بتلائیں
منظر سب کو یہ دکھلائیں

☆

لو آیا پھولوں کا موسم
کلیاں خوشبو جگنو شبنم
گلشن کیسے جھوم رہے ہیں
پنچھی ڈال پہ گھوم رہے ہیں
گیت فضائیں گاتی جائیں
ہر سُو رنگ بکھراتی جائیں
مل جاتا ہے سب کو سُکھ بھی
رہتا نہیں باقی پھر دُکھ بھی
ہم موسم کو جان گئے ہیں
ہر رُت کو پہچان گئے ہیں

ماں

ماں رحمت ہے نعمت ہے
قدموں نیچے جنت ہے
ماں سے جو کرتا ہے محبت
اِس پر ہو جاتی ہے رحمت
ماں پہچان ہے رشتوں کی
سچے مخلص جذبوں کی
جس کو ماں کا پیار ملا
خوشیوں کا سنسار ملا
میری ہے مولا سے دعا
عمر ہو لمبی اسکو عطا

ماں کا رتبہ

چھوٹا سا اک بچہ ہوں میں
باتیں بھی چھوٹی ہیں میری
کرنا چاہوں ایک وضاحت
بتلاؤں میں ایک حقیقت
مسجد مندر ماں ہوتی ہے
پیار سمندر ماں ہوتی ہے
اک سرمایہ ماں ہوتی ہے
ٹھنڈی چھایا ماں ہوتی ہے
خود دکھ سہہ کر سکھ دیتی ہے
حق کہتی ہے سچ کہتی ہے
ڈھال کی صورت وہ رہتی ہے
سب کچھ خود ہی وہ سہتی ہے

ماں کا پیار محبت چاہت
ہر اک دل کو بخشے راحت
ماں تو ایک نرالی دولت
ماں کے قدموں نیچے جنت
جس نے ماں کا رتبہ جانا
اس نے رب کو ہے پہچانا
ماں کا رشتہ جاننے والے
عظمت کو پہچاننے والے
غور سے سُن لیں میرا کہنا
ماں ہیرا ہے ماں اِک گہنا
رب اک روپ ہے ماں ممتا کا
ماں میوہ ہے اس دنیا کا

بچے

بچے اچھے ہوتے ہیں
سَچے سُچے ہوتے ہیں

سب کا جی بہلاتے ہیں
نورِ خدا کہلاتے ہیں

بچے ہیں جنت کے پھول
پڑنے دو مت ان پر دھول

بچے جب مسکاتے ہیں
سب کا دل بہلاتے ہیں

بچے آنکھ کے تارے ہیں
چندا پیارے پیارے ہیں

ان کو علم کی دولت دو
عزت شہرت عظمت دو

جس کو ملا ہے یہ انعام
رحمت ہو گی اس پر تمام

آج کا بچہ

آج کا بچہ نہ جگنو نہ ستارے مانگے
پھول تتلی نہ کھلونے نہ غبارے مانگے
برق رو دور کے بچے کے ہیں برقی اعصاب
ذہن میں اسکے سوال اتنے ہیں ملتے نہ جواب
آنکھ کھلتے ہی رموٹ اسکو تھمائے بابا
کیلکولیٹر پہ حساب اسکو سکھائے بابا
کمپیوٹر تو کبھی ڈش بھی دکھائے بابا
زندگی کے سبھی اسباق سکھائے بابا
راستہ اک نئی دنیا کا دکھائے بابا
خواب بیکار ہیں بچوں کو بتائے بابا

راز چندا کے ستاروں کے بتائے بابا
ایسے میں کیسے وہ خوش رنگ نظارے مانگے
کوئی دریا یا سمندر یا کنارے مانگے
پھول تتلی یا کھلونے یا غبارے مانگے
آج کا بچہ نہ جگنو نہ ستارے مانگے

بچے جاتے ہیں اسکول

بچے کلیاں تارے پھول
پڑھنے جاتے ہیں اسکول
وقت پہ سوتے جاگتے ہیں یہ
پڑھنے سے کب بھاگتے ہیں یہ
یاد سبق وہ کرتے روز
خوشیوں سے دل بھرتے روز
بھاری بھرکم بستے ان کے
کتنے روشن رستے اُن کے
صبح سویرے اٹھتے ہیں یہ
رب کے آگے جھکتے ہیں یہ
کپڑے بدل کر ہیں تیار

احمد اور ایمان

بیٹی ہے پیاری ایمان
اس پر ہم سب کو ہے مان

احمد علم کا رسیا اور
پڑھ کے بڑھائی اس نے شان

دونوں بچے قابل کتنے
ان کے اندر ہے سلطان

نیک اور پیارے بچے ہیں یہ
مولا کا کتنا احسان

یہ اللہ کی رحمت دونوں
اس رحمت پر میں قربان

پڑھنے سے ہے ان کو پیار
ماما کے سب پیارے ہیں یہ
باپ کے راج دُلارے ہیں یہ
جاتے ہیں یہ روز اسکول
کِھلتی کلیاں مہکے پھول
جو اسکول میں پڑھنے جائیں
دانشور وہ بنتے جائیں
ویشا رجاء حیاء ایمان
طٰہ علیزہ اومنا جان
ملک و ملت کی ہیں شان
ان سے روشن پاکستان

دنیا کا بھی علم ہے انکو
دین کی بھی ان کو پہچان

یہ ہیں شانِ پاکستان
یہ ہیں آنِ پاکستان

بدکابونی موٹرکار

احمد پپا ہیں ہشیار
کرتے ہیں چیزیں تیار
احمد اک انجن لے آیا
پپا نے اک خاکہ بنایا
بابا کے سنگ گئے بازار
ڈھونڈا اک اچھا لوہار
خاکہ دیکھ کے کاریگر نے
ڈھانچہ بنایا اس کے ہنر سے
چھت بن اس نے جوڑی کار
ڈیزی مینو اسکے سوار
احمد جب انجن کو چلائے
دوڑے کار آگے کو جائے
احمد پپا شور مچائیں
ڈیزی مینو لطف اٹھائیں

سوچ رہے تھے نام کیا رکھیں
اسکے ذمے کام کیا رکھیں
کار بہت ہے تیز طرار
بدکا بونی موٹر کار
بچوں نے کی ہے تیار
بدکا بونی موٹر کار
دیکھ کے اسکی یہ رفتار
احمد پپا ہیں سرشار

ونڈر ورلڈ

ونڈر ورلڈ کی سیر کراؤں
لونی ٹونی سے ملواؤں
پاورپف کی گڑیاں دیکھیں
حیرانی کی پڑیاں دیکھیں
سارے بچے آکر بیٹھے
رنگا رنگ تماشے دیکھے
امریکہ سے ڈریگن آیا
بچے نے کیا کھیل دکھایا
بچے دیکھیں سپائیڈرمین کو
اُڑنے والی نیلی وین کو
بیٹ مین کا آجانا فوراً
آئرن مین بن جانا فوراً

ہیری پوٹر آنکھ کا تارا
سب بچوں کو ہے یہ پیارا
ونڈر ورلڈ میں جاؤ بچو
دل اپنا بہلاؤ بچو

نئی ایجادات

موبائل اور کیلکولیٹر
بچوں کے ہاتھوں میں آئے
بچوں نے بھی جانے کیا کیا
کھیل بنائے ذہن لڑائے
ہاتھ سے کب گنتے ہیں رقمیں
کیلولیٹر ان کے بس میں
دوستی ان کی خوب جمی ہے
گیم بوائے پہلے اِن تھا
واسطے بچوں کے اک جن تھا
اب آیا ہے پلے اسٹیشن
مست ہوئی ہے یہ جنریشن

ہاتھ میں اب تو پی ایس پی ہے
گیم یہ شاید آج نئی ہے
تھوڑے دن میں بچوں کا بھی
سب سے اب دل بھر جائے گا
موجد اتنی دیر میں جب تک
چیز نئی اک لے آئے گا

سچ

جھوٹ سے بچ کر رہنا بچو
سچی بات ہی کہنا بچو

سچ پر جو حاوی ہو جائے
کوئی نہ اس پر قابو پائے

گھر ہو کچہری یا مکتب ہو
سچ بولو تم دن یا شب ہو

سچ کا پہیہ چلتا جائے
جھوٹ کا سکہ مٹتا جائے

جھوٹے کا انجام بُرا ہے
سچائی کا نام بڑا ہے

بات میں اک بتلاتی جاؤں
کب ہوتے ہیں جھوٹ کے پاؤں

سچ کہنے سے ڈرنا مت تم
جھوٹی باتیں کرنا مت تم

سچ تو آخر سچ ہوتا ہے
جو جھوٹا ہے وہ روتا ہے

لالچ

لالچ بری بلا ہے
بچپن سے یہ سنا ہے
سب کچھ اسے ملا ہے
لالچ سے جو بچا ہے
ہر لالچی کا لالچ
نیکی کو کھا گیا ہے
کرتا ہے جو بھی لالچ
بد کار اور برا ہے
سب بھیجتے ہیں لعنت
لالچ کی یہ سزا ہے
لالچ ہو ختم یا رب
ہر دم یہی دعا ہے

دوستی

پیار اک ایسا ناتہ ہے
سب کے دل کو بھاتا ہے
ہم سب اچھے بچے ہیں
بھولے بھالے سچے ہیں
رنگ و نسل کا جھگڑا کب
کوئی بھی ہم سے بگڑا کب
مل جل کر ہم رہتے ہیں
ہر دکھ ہنس کر سہتے ہیں
جس سے دوستی کرتے ہیں
وہ ہی اچھے لگتے ہیں
سندھی بلوچی اور پٹھان
پیار محبت کی پہچان

دیس میں جتنے بچے ہیں
دوست ہمارے پکے ہیں
پاکستان میری پہچان
اس سے قائم ہے ایمان
دوست کو ہم بتلائیں گے
اس پر جان لٹائیں گے

آنکھ مچولی

آنکھ مچولی کھیل ہے اچھا
کھیل یہ کھیلے ہر اک بچہ

آنکھ پر پٹی باندھی میں نے
اک تدبیر ہے سوچی میں نے

میں جیسے آگے بڑھتا ہوں
کام پکڑنے کا کرتا ہوں

کچھ بیٹھے ہیں پیڑ کے نیچے
کچھ بچے پودوں کے پیچھے

اک ہلکی آواز سنی ہے
لگتا ہے بیٹھا چھمی ہے

پھر چپکے سے میں جاتا ہوں
ٹیلو کہہ کے پکڑ لاتا ہوں

چھمی کو اب پکڑا میں نے
بانہوں میں ہے جکڑا میں نے

اب اس کی ہے باری یارو
کھیل رہے گا جاری یارو

ریل گاڑی

ریل ہے کیا یہ تم کو بتائیں
اس کی کہانی تم کو سنائیں
جو بھی اس پر جانا چاہے
اسٹیشن پر وہ آ جائے
قیمت اسکی دینی ہو گی
اسکو ٹکٹ بھی لینی ہو گی

☆

امی ابو باجی سارے
منزل کے ہیں راہی سارے
کیسے یہ سامان اٹھائیں
کیسے بچوں کو بہلائیں
مشکل حل یہ قلی کرتا ہے
بوجھ اٹھا کر یہ چلتا ہے

☆

انکو ڈبہ دکھلاتا ہے
سیٹوں پر بھی بٹھلاتا ہے
سیٹی گاڑی کی بجتی ہے
جھنڈی گارڈ کی پھر ہلتی ہے
اب گاڑی کی تیاری ہے
اس کے چلنے کی باری ہے

☆

چھک چھک کرتی جائے گاڑی
آگے بڑھتی جائے گاڑی
نہریں آئیں دریا آئے
گلشن آئیں صحرا آئے
سب کو چھوڑ گزرتی جائے
آگے آگے بڑھتی جائے

جب اسٹیشن آ جاتا ہے
انجن اسکا رک جاتا ہے
لوگ اترتے چڑھتے جائیں
منزل جانب بڑھتے جائیں
چھک چھک کرتی جائے گاڑی
آگے بڑھتی جائے گاڑی

جوکر

بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں
مجھ کو دیکھ کے سارے بچے
پیارے راج دلارے بچے
کِھل کِھل کِھل کِھل ہنستے ہیں
کتنے پیارے لگتے ہیں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

خوش کرنے کو بچوں کو
بھیس بدل کر اپنوں کو
کرتب بھی دکھلاتا ہوں
سب کا جی بہلاتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

بچے پاس آ جاتے ہیں
تصویریں بنواتے ہیں
کچھ بچے ڈر جاتے ہیں
کچھ گودی چڑھ جاتے ہیں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

خوشیاں ان کو دیتا ہوں
خوشیاں ان سے لیتا ہوں
ان کے ساتھ ہی رہتا ہوں
اور ہنس کر یہ کہتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

پیٹ کی خاطر مرتا ہوں
اپنا روپ بدلتا ہوں
پیار یہ اُن کے پلتا ہوں
ٹھمک ٹھمک چلتا ہوں
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

روز تماشا ہوتا ہے
مجھ کو اچھا لگتا ہے
روپ یہ مجھ پہ سجتا ہے
ہر اک پھبتی کستا ہے
بچو میں اک جوکر ہوں
شاید کچھ میں گڑبڑ ہوں

سالگرہ سے ایک دن پہلے

ماما میری سالگرہ ہے
آپ مجھے کیا تحفہ دیں گی
بابا نے وعدہ تو کیا ہے
شاید تحفہ خرید لیا ہے
نانو امی تو پاری ہیں
جیب خرچ کے ساتھ ہی مجھ کو
سالگرہ کا چیک بھیجا ہے
نانا ابو بولیں نا کچھ
آپ نے مجھ کو کیا بھیجا ہے
کاکا میری جان ہیں ماما
ان کا بھی تو فون آیا تھا
تحفہ اچھا بھجوایا ہے
دادو پھپو اور چاچو نے
کچھ نہ کچھ تو بھیجا ہو گا

بولیں نا بتلائیں مجھ کو
سب نے مجھ کو کیا بھیجا ہے
کل تک وقت گزاروں کیسے
کل تو میری سالگرہ ہے
ماما جی بولیں نا اب تو
بھید ہے کیا کھولیں نا اب تو
بولنے کی گر چھٹی کی ہے
میں نے آپ سے کٹی کی ہے
میں بھی اب کل ہی بولوں گی
تحفے سارے جب کھولوں گی

گڑیا

بھیا اک گڑیا لے آئے
آنکھیں کھولے ناچتی جائے
آنکھیں بند کرے مسکائے
پپا کا یہ دل بہلائے
گانا گا کے اس کو سنائے
روٹھے اگر تو اس کو منائے
لمبے لمبے بال ہیں اسکے
پھو لے پھولے گال ہیں اسکے
ٹھمک ٹھمک نا چتی جائے
چابی ختم ہو تو رک جائے
سینڈل ایڑی والے پہنے

سجتے اس پر سارے گہنے
پپا اسکو خوب سجائے
پیار کرے گودی میں بٹھائے
گڑیا ہے یہ پیاری پیاری
پپا کی ہے راج دلاری

چڑیا گھر

کیا ہے چڑیا گھر بتلاؤں
آؤ سب کا دل بہلاؤں
بندر دیکھو چیتا دیکھو
ہاتھی پانی پیتا دیکھو
بگلے دیکھو کیسے کھڑے ہیں
مر غی چھو ٹی مور بڑے ہیں
چال ہرن کی دیکھو منی
گینڈے بھاگتے دیکھو ننی
ریچھ کو دانا دیتے جاؤ
خوشیاں ان سے لیتے جاؤ
بنگالہ کا شیر یہاں ہے
ببر شیر دلیر یہاں ہے
شیر کی خالہ بھی دیکھی ہے

پیڑ کے اوپر چڑھ بیٹھی ہے
پانڈا افریقہ سے آیا
کینگرو سب کے دل کو بھایا
سانپوں کا بھی اک جنگل ہے
بچوں کے دم سے منگل ہے
پنکھ پکھیرو اتنے سارے
ناچتے مور ہیں کتنے پیارے
ہاتھی سے تم ڈر مت جانا
سیر بنا تم گھر مت جانا
دیکھ سکو تو اور بہت کچھ
جان سکو تو اور بہت کچھ
دوڑے دوڑے گھر کو جاؤ
بابا ماما کو بتلاؤ
جانوروں سے پھر ملوائیں
چڑیا گھر کی سیر کرائیں

بلی

بلی شیر کی خالہ ہے
آفت کی پر کالہ ہے
دیکھنے کو یہ سیدھی ہے
لیکن خوب ندیدی ہے
گھر میں گھومتی رہتی ہے
خوشبو سونگھتی رہتی ہے
نو سو چوہے کھاتی ہے
پھر بھی حج کو جاتی ہے

کتا

احمد جا کر پپی لایا
گھر لا کر اسکو نہلایا
ٹوکری اندر اسکو بٹھایا
فیڈر بھر کر دودھ پلایا
اس نے سوچا یہ ہے اکیلا
اسکی اک بہنا لے آیا
نام ہے رکھا فی فی مینو
سیر کراتے بابا فینو
دونوں پپی پیارے پیارے
گھر بھر کی آنکھوں کے تارے

بال ہیں ان کے لمبے لمبے
کان جھکے لگتے ہیں چنگے
احمد جب اسکول سے آئے
مینو بھونک کے سب کو بلائے
ٹانگ اٹھا اوپر چڑھ جائے
پیار سے اپنی دُم کو ہلائے
نی نی بھوری پیاری کتنی
پپا کی ہے دلاری کتنی
تلوے چاٹتی رہتی نی نی
پیچھے بھاگتی رہتی نی نی
دونوں ہی معصوم ہیں کتنے
باہر سے لگتے ہیں فتنے

میاں مٹھو

مٹھو ٹیں ٹیں کرتا آیا
احمد کے یہ دل کو بھایا
لاان میں اک پنجرہ بنوایا
طوطے کو پھر اس میں بٹھایا
رنگ برنگے پھول لگائے
چھوٹے چھوٹے پیڑ اگائے
میاں مٹھو کو سبق پڑھایا
باتیں کرنا بھی سکھلایا
طوطا چوری کھاتا جائے
میں مٹھو ہوں کہتا جائے
پیاری پیاری باتیں کرکے
سب کے دل کو یہ بہلائے
احمد کو جو ملنے آئے

طوطا اک آواز لگائے
احمد جب باہر آجائے
طوطے سے سب کو ملوائے
طوطا پھل بھی کھاتا جائے
میں مٹھو ہوں گاتا جائے
مٹھو جب بھی تھک جاتا ہے
جھولے پر ہی سو جاتا ہے
باہر جب بھی اڑ جاتا ہے
واپس کب پھر گھر آتا ہے
سب کو غمگیں کر جاتا ہے
اور پھر برسوں یاد آتا ہے

مرغا

ککڑوں کوں بھئی ککڑوں کوں
میں مطہر کا مرغا ہوں
مرغی میری بیوی ہے
میں چوزوں کا ابّا ہوں
چوزے چوں چوں کرتے ہیں
مجھ سے تھوڑا ڈرتے ہیں
ماں کے پیچھے پھرتے ہیں
دانا دنکا چگتے ہیں
مطہر دانا لاتا ہے
پنجرے میں رکھ جاتا ہے
کتنا ہم کو دیتا سُکھ
کوئی نہ ہم کو دیتا دُکھ

مرغی دانے لائے پھر
مل کر سب نے کھائے پھر
سب کے دل کو بھائے پھر
کتنا دل بہلائے پھر
ککڑوں کوں بھئی ککڑوں کوں
میں مطہر کا مرغا ہوں

پاکستان

تم ہو جانِ پاکستان
تم ہو آنِ پاکستان
قائداعظم کی دانائی
ملتِ مسلم کے کام آئی
وحدت نے اعجاز دکھایا
تم نے پاکستان بنایا
تم ہو شانِ پاکستان
تم ہو جانِ پاکستان

قوم نے ہنس کر دی قربانی
کام کیا ایسا لاثانی
جنت ایسے قریے چھوڑے
لاکھ ستم دشمن نے توڑے
کیا کیا جانیں کیں قربان
تم ہو شانِ پاکستان

سندھی اور بلوچستانی
پنجابی اور کوہستانی
قوموں اور صوبوں کے جھگڑے
الٹے منصوبوں کے جھگڑے
کر گئے ملت کا نقصان
تم ہو جانِ پاکستان

فطرت کے منشور کو دیکھو
قرآنی دستور کو دیکھو
منزل قدموں میں آئے گی
دنیا جنت بن جائے گی
خوش ہو گا تم پر رحمان
تم ہو جانِ پاکستان

اِک پرچم کے نیچے آؤ
شان اُخوت کی دکھلاؤ
ایک خدا اور ایک رسول
یہ کیوں تم بیٹھے ہو بھول
ایک تمہارا ہے قرآن
تم ہو شانِ پاکستان

قائداعظم

ملتِ بیضاء کی عظمت کا نشاں بن کر رہا
وہ رہا جب تک زمیں پر آسماں بن کر رہا
ناتواں تھا جسم لیکن عزم تھے اس کے بلند
دشمنوں کی راہ کا سنگِ گراں بن کر رہا
کھا رہی تھی قوم راہِ زندگی میں ٹھوکریں
راہروانِ بے اماں کی وہ اماں بن کر رہا
کارواں گم کر دہ منزل تھا فضا تاریک تھی
رہ نمائی کے لئے وہ شمع ساں بن کر رہا
دشمنوں کو دانش و حکمت سے دی اس نے شکست
زندگی بھر قوم کا وہ مہرباں بن کر رہا
دشمنی کی دھوپ کی شدت قیامت خیز تھی
منزلِ فکر و عمل میں سائباں بن کر رہا

قوم کے مردہ دلوں میں اس نے بھر دیں بجلیاں
شوکتِ اسلاف کا وہ ترجماں بن کر رہا
ملک پاکستان اس کی کوششوں کا ہے ثمر
فکر سے اس کی یہ نقشِ جاوداں بن کر رہا
قائداعظم جسے شہناز کہتا ہے جہاں
عالم ہستی میں جانِ داستاں بن کر رہا

حفیظ جالندھری کی نذر

دھوپ کی تمازت میں سائبان جیسا تھا
وہ زمیں پہ رہ کے بھی آسمان جیسا تھا

ظلم کے اندھیرے میں وہ دیئے جلاتا تھا
منزلوں کے رستے میں اک نشان جیسا تھا

سوچ اس کی ارفع تھی شان بھی نرالی تھی
رفعتوں کا پیکر تھا پاسبان جیساتھا

ساتھ لے کے چلتا تھا اپنے اک زمانے کو
انجمن تھا وہ خود میں کاروان جیسا تھا

کر دیا امر اس کو اسکے اک ترانے نے
وقت کے تسلسل میں داستان جیسا تھا

سانحہ اکتوبر

بچھڑ کر سارے اپنوں سے ہمارے پاس آئے ہیں
یہ ننھے پیارے بچے خون میں کیسے نہائے ہیں

کتابیں ان کی بکھری ہیں کھلونے ان کے ٹوٹے ہیں
یہ کیسے ہو گیا کچھ کھو گئے کچھ ہم سے روٹھے ہیں

اٹھو دیکھو ذرا یہ وادیاں تم کو بلاتی ہیں
یہ جھرنے یہ ہوائیں پیار کے نغمے سناتی ہیں

ذرا کلکاریوں سے تم فضاء کو زندگی بخشو
پکڑ کر ماں کا پلو گھر کو اپنے تم ذرا پلٹو

سکوت مرگ اور خامشی ہر سمت پھیلی ہے
قیامت ہی قیامت آج ان آنکھوں نے دیکھی ہے

جو بچ نکلے ہیں بھائی وہ بہنیں ہماری ہیں
ہیں اپنے پھول سے بچے یہ مائیں بھی ہماری ہیں

اجڑتی بستیوں کو مل کے اب ہم نے بسانا ہے
نیا ایک عزم ٹوٹے دل میں اب ان کے جگانا ہے

یہ ٹوٹے ہیں مگر ایک حوصلے سے آگے بڑھتے ہیں
یہ ہو کے تازہ دم ہر وقت ہر آفت سے لڑتے ہیں

فرض

وہ کلیاں جن کو کھل کر خوبصورت پھول بننا تھا
ابھی تتلی کو جگنو کو گلستاں سے پکڑنا تھا
یہ کیسی مسکراہٹ ہے جو ان ہونٹوں پہ رقصاں ہے
عجب سی بے کلی اک حوصلہ جینے کا ساماں ہے
وہ کہتے ہیں ہمیں اک چھاؤں دے دو سائباں دے دو
ہمیں کھانا نہیں کھانا ہمیں اک گھونٹ پینے دو
کسی بھی چیز سے ہم کو کہاں اب خوف آتا ہے
ہمیں سردی نہیں لگتی اندھیرا کب ڈراتا ہے
ہے کتنا حوصلہ ماں کا وہ کیسے خود یہ کہتی ہے
بتا سکتی نہیں وہ دکھ کو اپنے آپ سہتی ہے
خدا کا شکر ہے دو مر گئے دو تو سلامت ہیں
نہیں ہے تاج سر کا ہاں ذرا بس یہ قیامت ہے

کبھی بہنیں جو اپنے بھائیوں کی راہ تکتی تھیں
ہر اک آہٹ کو سنتی تھیں نہ پلکوں کو جھپکتی تھیں
وہ کہتی ہیں سپرد ماں کیا ہم نے انہیں خود ہی
یہ جاں سے پیارا تحفہ دے دیا ہم نے انہیں خود ہی
یہ دھرتی ماں کا قرضہ تھا جسے ہم نے اتارا تھا
ہمارا فرض تھا پورا کیا ماں نے پکارا تھا

خوش آئند لمحوں کی تلاش

اب یاس سے ہم کو لڑنا ہے
بس آس کو زندہ رکھنا ہے
اک عزم جگا کر اس دل میں
آگے ہی آگے بڑھنا ہے
بچوں کو کھلونے لوٹا کر
رنگ اس دھرتی میں بھرنا ہے
کیا ٹوٹ گیا کیا چھوٹ گیا
اس غم کو اب کم کرنا ہے
آباد کریں گے پھر اس کو
جو خوشبو تتلی جھرنا ہے
خیموں میں کتابیں لے جا کر
تعلیم بھی حاصل کرنا ہے

رنگ اک خواب میں بھرنا ہے
ہاں امن کو قائم کرنا ہے
آفت سے نمٹنا ہے خود ہی
الزام نہ اس پر دھرنا ہے
جو کرنا سکا اب تک کوئی
وہ کام ہمی کو کرنا ہے

راہ اسلام

دنیا میں جسے اپنی بھی پہچان نہیں ہے
سچ بات تو یہ ہے کہ وہ انسان نہیں ہے
تہذیبِ نوی نے تجھے چھوڑا نہ کہیں کا
نادان تری ذات ہے اک بوجھ زمیں کا
آباء کی وراثت سے ہے دامن ترا خالی
پھر بھی تو حیات اپنی سمجھتا ہے مثالی
اسلام کا پیغام فراموش کیا ہے
اللہ کا انعام فراموش کیا ہے
وہ رنگِ محبت ہے نہ وہ جوشِ حمیت
پہلی سی شجاعت نہ مروت نہ وہ جرأت
کہنے کو تو کہلاتا ہے دنیا میں مسلمان
محکم ہے ترا دین نہ پختہ ترا ایمان
فرمودۂ قرآن پہ دن رات عمل کر
مل جائے گی منزل رہِ اسلام پہ چل کر

بچوں کا عالمی دن

یہ عالمی دن ہے بچوں کا
اے بچو تمہیں مبارک ہو
اس دن کی بڑی اہمیت ہے
یہ دن جان تہنیت ہے
پیغام ذرا اس کا سن لو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
ہر **ملک** میں اس کی شہرت ہے
ہر قوم میں اس کی عزت ہے
مرکز ہے اس کا یونیسکو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
پیغام محبت دیتا ہے
یہ وعدے سب سے لیتا ہے

اس دن کی اہمیت سمجھو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
تم مستقبل ہو قوموں کے
تم جان و دل ہو قوموں کے
دنیا پر یہ ثابت کر دو
اے بچو تمہیں مبارک ہو
ہر آن تمہاری خوشنودی
ہر آن تمہاری بہبودی
ہم سوچ رہے ہیں سچ مانو
اے بچو تمہیں مبارک ہے
اک مرکز پر آ جاؤ گے
تم دنیا پر چھا جاو گے
تم مل کر اک آواز بنو
اے بچو تمہیں مبارک ہو

تم اپنے اور بیگانے کو
یہ دو پیغام زمانے میں
دنیا میں ہو کر ایک رہو
اے بچو تمہیں مبارک
یہ عالمی دن ہے بچوں کا
اے بچو تمہیں مبارک ہو

وطن کی بیٹی

بہادروں میں ہو تیرا شمار اے بیٹی
تو ملک و قوم کا ہو افتخار اے بیٹی

ترے تقدس و کردار پہ نہ حرف آئے
تو ایسے زندگی اپنی گزار اے بیٹی

تری نظر میں رہے اپنے خاندان کی شان
اسی میں ہے ترا عزو و وقار اے بیٹی

تری نگاہ میں ہر دم ہو اسوۂ زہرہ
وفا و مہر ہو تیرا شعار اے بیٹی

شکن نہ آئے مصیبت کے وقت ماتھے پر
دل ایسا دے تجھے پروردگار اے بیٹی

وطن پہ جان لٹانے کا وقت آئے اگر
خوشی سے جان بھی کرنا نثار اے بیٹی

دعائیں مانگ رہی ہے ترے لئے شہناز
حیات گزرے تیری کامگار اے بیٹی

صاحب شمشیر

ہاتھ میں شمشیر ہے تو صاحب شمشیر ہے
دیکھ کر حالات دنیا کس لئے دل گیر ہے
باندھ کر سر پر کفن آ کارزار دھر میں
کارواں سالار تیرا نعرۂ تکبیر ہے
مذہب اسلام کے احکام کو ایماں بنا
مذہب اسلام ہی قرآن کی تفسیر ہے
کوئی دشمن بھی تجھے تسخیر کر سکتا نہیں
تو خدا کے فضل سے ناقابلِ تسخیر ہے
کوئی ظلمت تیرا رستہ روک سکتی ہی نہیں
دل میں تیرے موجزن ایمان کی تنویر ہے

انسانیت

دور نوی کا پیار سے رشتہ ہی کٹ گیا
ہر شخص اپنی ذات کے اندر سمٹ گیا
ذرے میں آفتاب کی دیکھے گا جھلکیاں
پردہ تیری نگاہ سے جس وقت ہٹ گیا
حیران ہوں کہ جذبۂ وحدت کو بھول کر
کیوں فرقہ بندیوں میں مسلمان بٹ گیا
اپنے وجود میں ترا آیا نظر وجود
میں والہانہ سائے سے اپنے لپٹ گیا
اشکوں میں ڈھل گیا دلِ بیتاب ٹوٹ کر
اک چوٹ ہی سے آئینہ ٹکڑوں میں بٹ گیا

تائید

اللہ بدلتا ہے اُسی قوم کی تقدیر
تقدیر سے خائف نہیں جس قوم کی تدبیر
انسان اگر ڈر کے مصائب سے نہ گھبرائے
تقدیر بھی تدبیر کے پھر سامنے جھک جائے
گھبرا کے جو ہمت کبھی انساں نہ ہارے
بن جاتے ہیں محدود مقدر کے ستارے
جینے کا اگر ولولہ ہو عزم جواں ہو
دوزخ نہ ہو دنیا کبھی جنت کا نشاں ہو
جس قوم کی گفتار ہو کردار کی تصویر
حاصل اسے ہوتی ہے دعاؤں میں بھی تاثیر
باطل کی جو بے خوف کیا کرتے ہیں تردید
ملتی ہے انہیں قوموں کو اللہ کی تائید

مشورہ

مرد آہن کی طرح کر زندگی اپنی بسر
تجھ سے ہر ٹکرانے والا پاش پاش آئے نظر
کوئی بھی آئے مصیبت ضبط کا دامن نہ چھوڑ
مسکرا کر آ مقابل خوف کھا کر منہ نہ موڑ
کام لے ہمت سے اپنے حوصلوں کو رکھ بلند
آسمانوں پر تری فکر و نظر کی ہو کمند
آسرا درکار ہے تو لے خدا کا آسرا
مشکلوں میں کام آئے گا یہی جذبہ ترا
زندگانی کر بسر خوفِ خدا کے سائے میں
کام جو کرنا ہے کر خوفِ خدا کے سائے میں

جادۂ عرفاں

اندازہ طوفان ہو نہ سکے
تو درد کا درماں کیسے ہو
آگاہ نہیں اپنے سے بشر
طے جادۂ عرفاں کیسے ہو

سودا ہے سمایا مغرب کا
اقدار ہیں اپنی کھو بیٹھے
احساسِ زیاں جب مٹ جائے
انساں پشیماں کیسے ہو
پُرکھوں نے گنوا کر جاں اپنی
مضبوط فصیلیں دیں تم کو
حق سمجھا تم نے ہر شے پر
اندازۂ احساں کیسے ہو

راہ جنوں

تجھے فکر و عمل سے اک نئی دنیا بسانا ہے
خرد کو چھوڑ کر راہِ جنوں کو آزمانا ہے
رہِ تعمیر میں بچنا ہے اب تخریب کاروں سے
فراست سے تجھے تخریب کاروں کو مٹانا ہے
جہاں سے کفر کو کرنا ہے ایسے درہم و برہم
تو مومن ہے تجھے اب شان مومن کی دکھانا ہے
تجھے ہر ظلم کی دیوار کو مسمار کرنا ہے
جو تیری راہ میں آئے وہ ہر پتھر ہٹانا ہے
بری نظروں سے دیکھے گر کوئی تیرے نشیمن کو
بدل کر روپ بجلی کا نشاں اس کا مٹانا ہے
تو خود بیں ہے خودی سے اپنی ہو آگاہ اے ناداں
خودی کا تجھ کو یہ پیغام دنیا کو سنانا ہے

نہ آنے پائے تیرے پائے استقلال میں لغزش
تو ہے دیوار سیسے کی جہاں کو یہ دکھانا ہے
تیرا کردار گر قرآن کے سانچے میں ڈھل جائے
تصنع سے تری دنیا حقیقت میں بدل جائے

تندیِ بادِ مخالف

تندیِ باد مخالف سے نہ ہرگز خوف کھا
آندھیوں پر طنز کر اور بجلیوں پر مسکرا
کار زارِ زندگی میں کر بسر مردانہ وار
یورشِ آلام دنیا کو نہ تو خاطر میں لا
رہ گذارِ زندگی میں بیکراں ہیں ظلمتیں
سینۂ ظلمت سے تجھ کو اخذ کرنا ہے ضیاء
منزلیں آئیں گی تیرے خیر مقدم کے لیے
راہرو راہِ وفا شمعیں عزائم کی جلا
چاند تاروں کے جہاں تسخیر کرنا ہیں تجھے
کامیابی کے لیے علم و ہنر کے پر لگا
ڈال کر تاریخِ ماضی پر تفکر کی نظر
معجزہ اجداد کے کردار کا سب کو دکھا
اس جہاں کی رہنمائی زیب دیتی ہے تجھے
راہ دکھلانا جہاں کو آج بن کر رہنما
پھول بن جائیں گے کانٹے تیری راہ شوق میں
جب خلوصِ دل سے تیرے لب پہ آئے گی دعا
غم نہ کر شہناز کوئی زندگی کی راہ میں
تیرا حامی ہے محمدؐ تیرا ناصر ہے خدا

کشمیر جلتا دیکھ کر

خون کا بہتا دریا دیکھا
ہر سو موت کا پہرا دیکھا
ایک الاؤ بھڑکا دل میں
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
سوچ پہ خوف کا پہرا دیکھا
ہر جا خود کو تنہا دیکھا
ماں کا سینہ چھلنی کرتے
دھرتی ماں کا بیٹا دیکھا
مسجد میں منبر کے آگے
مسخ شدہ اک چہرا دیکھا
پھولوں کی جنت میں میں نے
جلتا سرخ سویرا دیکھا
تیز الاؤ بھڑکا دل میں
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
وحشی دشمن کے ہاتھوں سے
گلشن صحرا بنتا دیکھا
ٹوٹی ڈالی پر کل میں نے
روتا ایک پرزہ دیکھا
انسانوں کی آبادی میں
شیطانوں کو ٹھہرا دیکھا
راتیں رو رو کاٹی میں نے
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
بازی الٹی بکھری دیکھی
بچپن سہما سہما دیکھا
کچے ذہنوں میں نفرت کے
ناسوروں کو پلتا دیکھا
زندہ مردہ لاشیں دیکھیں

اعضاء اعضاء بکھرا دیکھا
روشنیوں کے شہر میں ہر شب
سناٹوں کا ڈیرا دیکھا
برسوں بعد پلٹ کر آئی
شہر کا شہر ہی بہرا دیکھا
آوازوں کی اس بستی میں
خاموشی کا پہرا دیکھا
ایک الاؤ بھڑکا دل میں
جب کشمیر کو جلتا دیکھا
خون کی ہولی دیکھنے والی
آنکھیں موندیں سپنا دیکھا
چاندنی اوڑھی شب بھر میں نے
چاند نگر کا چہرا دیکھا
کل کشمیر ہمارا ہوگا
میں نے خواب سنہرا دیکھا
سرد الاؤ ہو گئے سارے
جب کشمیر کو اپنا دیکھا

دعا

نگاہِ کرم اے خدا مانگتے ہیں
ہم انسانیت کا بھلا مانگتے ہیں
چلیں تیرے محبوب کے راستے پر
یہ شام و سحر ہم دعا مانگتے ہیں
یہی تجھ سے ربِ کرم التجا ہے
یہی تجھ سے صبح و مسا مانگتے ہیں
فقیرِ محبت رہے زندگی میں
بہر گام تیری رضا مانگتے ہیں
نہیں مال و دولت کی دل میں تمنا
عنایت تری اے خدا مانگتے ہیں

سدا کام آتے رہیں دوسروں کے
یہ جذبات رب العلیٰ مانگتے ہیں

سزا و جزا تیرے بس میں ہے مولا
تجھے ہے خبر تجھ سے کیا مانگتے ہیں

تو رب کرم ہے گنہ گار تیرے
کرم تجھ سے روزِ جزا مانگتے ہیں